حافظ محمد ظہورالحق ظہور

قرآنِ مبین

خدائے مہرباں کا آخری پیغام ہے قرآں
غلامانِ محمدؐ کے لئے انعام ہے قرآں

یہ وہ نعمت ہے قاسم جس کے محبوبِ خدا آئے
یہ وہ کوثر ہے ساقی جس کے ختم الانبیاء آئے

یہ وہ نسخہ ہے جس سے مردہ قومیں زندگی پائیں
دلوں میں جس سے نور آئے نگاہیں روشنی پائیں

بدل دیتا ہے یہ بغض و عداوت کو محبت سے
ضعیفی، بزدلی کو استقامت سے، شجاعت سے

ھُدًی للناس، قرآن مبیں، نورِ خدا کہئے
اسے تنزیل ربّ العالمیں، جامِ صفا کہئے

یہی منہاجِ سنت، جادۂ حق راہِ جنت ہے
یہی عینِ ہدایت ہے، یہی گنجِ سعادت ہے

غذائے روحِ مومن، داروئے دردِ مسلماں ہے
یہی دنیا کی دولت ہے، یہی عقبیٰ کا ساماں ہے

یہی وہ ذکر ہے جس کی حفاظت حق نے فرمائی
یہی وہ نور ہے جس سے جہاں میں روشنی آئی

اسی بارانِ رحمت سے گلستاں میں بہار آئی
یہی قرآن بن کر نصرتِ پروردگار آئی

یہ دستورِ محمد★ ہے، یہ ہے منشور ربانی
اسی سے دو جہاں میں ہے فلاحِ نوعِ انسانی

جو بزمِ زندگی میں شمعِ قرآنی جلائے گا
وہی دنیا و عقبیٰ میں ظہور آرام پائے گا

بقیہ از ص 12

قوم کو وفا پرستوں کی ضرورت ہے جفاشعاروں کی نہیں۔ مردانِ حر کی تلاش ہے، جمہوری بابوں اور شاطر سیاسیوں کی نہیں۔ جو ان لوگوں نے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے فری سٹائل ریسلنگ کے داؤ پیچ استعمال کر کے وطن عزیز کو فی الحقیقت شدید ترین بحرانوں میں مبتلا کئے رکھا ہے۔ قوم کو بھی اپنی خفی و جلی کوتاہیوں کا بخوبی احساس ہو چکا ہے۔ وہ عہد حاضر کی جمہوری کربلا میں بے لباس کھڑی دہائی دے رہی ہے۔

ھل من ناصر ینصرنا ، ھل من ناصر ینصرنا

★ صلی اللہ علیہ وسلم